سوال

(360)چودہ سال تک بیوی کوچھوڑے رکھنا

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

زید کونکاح کیے ہوئے عرصہ چودہ سال کا ہوا اور اس درمیان میں خرچ ایک پسہ نہیں دیا اور زید کہتا ہے کہ نہ رکھوں گا، نہ طلاق دوں گا، نہ خرچ کروں گا۔ غرض بیوی رکھنے سے زید کو صاف انکار ہے تو اس صورت میں زید کا نکاح ٹوٹا یا نہیں اور زید کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان صورتوں میں سے کسی صورت میں بھی نہ زید کا نکاح ٹوٹا اور نہ زید کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ ہاں اگر زید اسی قدر کہتا ہے کہ میں اپنی بیوی کو نہیں رکھوں گا، تو ممکن تھا کہ زید کا یہ قول بدلالت حال یا بقرینہ دیگر طلاق کنائی سمجھا جاتا، لیکن جب زید اس قول کے ساتھ صاف لفظوں میں طلاق دینے سے انکار کرتا ہے تو اس کا قول مذکور طلاق کنائی بھی نہیں ہوسکا۔ اب اس صورت میں یہی ایک چارہ کار ہے کہ زید کی بیوی حاکم سے درخواست کرے کہ ہمارے حقوق زید سے ادا کرائے جائیں، ورنہ اس سے ہم کو طلاق دلوادی جائے۔ اگر طلاق بھی نہ دے تو مجھ میں اور زید میں تفریق کردی جائے کہ میں اس ناقابل برداشت مصیبت سے نجات پاجاؤں۔

"نصب الرایہ فی تخزیج احادیث الھدایہ (363/2) میں ہے:

حدیث "قال علیه السلام: {لاضرر ولاضرار فی الاسلام} " روي من حديث عبادة بن الصامت وابن عباس رضی اللہ عنہ وابی سعید الخدري وابی ہریرة رضی اللہ عنہ وابی لبابة وثعلبة بن مالک وجابر بن عبداللہ وعائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا"

’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"(پہلے پہل) کسی کو نقصان پہنچانا اور تکلیف دینا جائز ہے اور نہ بدلے کے طور پر نقصان پہنچانا اور تکلیف دینا'اسے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابولبابہ، ثعلبہ بن مالک، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا گیا ہے۔‘‘

"بلوغ المرام مع شرح سبل السلام" (۱۲۵/۲) میں ہے:

عن جابر رضی اللہ عنہ فی حدیث الحج بطولہ قال فی ذکر النساء: ((ولھن علیکم رزقھن وکسوتھن بالمعروف))[1](اخرجہ مسلم)

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "اور تمہارے ذمے ان (عورتوں) کو اچھے طریقے سے کھلانا اور پہنانا ہے''

ایضاً(126/2) میں ہے:

"حَدَّثَنِي أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى، وَاليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ) تَقُولُ المَرْأَةُ: إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي، وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي"[2]

''اوپر والا ہاتھ (خرچ کرنے والا) نیچے والا ہاتھ (مانگنے والے) سے بہتر ہے، تم میں سے کوئی (خرچ کی) ابتدا اس سے کرے جس کی کفالت کا وہ ذمہ دار ہے۔ اس کی بیوی کہتی ہے: مجھے کھانے پینے کو دو، وگرنہ مجھے طلاق دے دو''

"وعن سعيد بن المسيب في الرجل لايجد ما ينفق على اہلہ قال: يفرق بينهما اخرجہ سعيد بن منصور عن سفيان عن ابي الزناد عنہ قال: قلت لسعيد: سنة "فقال: سنة' وہذا مرسل قوي وعن عمر رضي اللہ عنہ انہ كتب الى امراء الاجناد في رجال غابوا عن نسائهم ان ياخذوهم بان ينفقوا اويطلقوا الحديث" (اخرجہ الشافعي ثم البيهقي باسناد حسن بلوغ المرام)[3]

سعید بن المسیب سے اس آدمی کے متعلق روایت ہے، جو اپنے اہل پر خرچ کرنے کو مال نہیں پاتا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ اس کو سعید بن منصور نے سفیان سے بیان کیا ہے، انھوں نے ابوالزناد سے روایت کیا ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سعید بن المسیب سے پوچھا: کیا یہ سنت ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں سنت ہے۔ یہ قوی مرسل ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے امرائے عساکر کی طرف ان مردوں کے بارے میں لکھا، جو اپنی عورتوں سے غائب ہیں کہ وہ نفقہ دیں یا طلاق دیں۔

ایضاً(128/2) میں ہے:

وَعَنْ عُمَرَ- رضی اللہ عنہ -: "أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ فِي رِجَالٍ غَابُوا عَنْ نِسَائِهِمْ: أَنْ يَأْخُذُوهُمْ بِأَنْ يُنْفِقُوا أَوْ يُطَلِّقُوا، فَإِنْ طَلَّقُوا بَعَثُوا بِنَفَقَةِ مَا حَبَسُوا" أَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ (اخرجہ الشافعی ثم البیہقی باسناد حسن، بلوغ المرام، مطبوعہ فاروقی دہلی، ص:76)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے لشکروں کے امرا کو ان لوگوں کے بارے میں خط لکھا جو اپنی بیویوں کو پیچھے چھوڑ گئے ہوئے ہیں کہ ان کو پکڑ کر کہیں کہ وہ اپنی بیویوں کو نفقہ بھیجیں یا ان کو طلاق دے دیں۔ اگر وہ ان کو طلاق دیں تو جتنی دیر انھوں نے ان کو روکا ہے۔ اس مدت کا بھی نفقہ دیں۔

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1218)

[2]۔ سنن دار قطنی (295/3)

[3] بلوغ المرام (1158) نیز دیکھیں سنن سعید بن منصور (55/2)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: **567**

محدث فتویٰ